خطیب بغدادی کی علم حدیث میں خدمات: ایک تحقیقی جائزہ

Khatib al-Baghdadi's Contributions to Hadith Studies: A Research Review

Hafiz Muhammad Yaseen [1]

Dr Nasir Ahmad Akhtar [2]

Dr Hafiz Muhammad Shabbir Ahmad [3]

Abstract:

Khatib al-Baghdadi is such a scholarly figure of his time that he accomplished such great feats in every field of religious service that those who said had to say that Khatib al-Baghdadi has written a separate book in every field of Islamic studies. Khatib al-Baghdadi performed all these services for the Hadith of the Prophet ﷺ, great muhadditheen have also been using his books, even it has been said that every fair person knows that every person who comes after the Khatib, He is forced to use books of Khateeb. Imam Dhahbi says that there is no greater proof of the taste and credibility of Khatib Baghdadi's hadith than the fact that “Khalifa” had issued a decree that preachers and scholars should not narrate any hadith without presenting it in front of them. Let the speaker permit what is said, and what he forbids, let the people refrain from saying it. In this article, Khatib al-Baghdadi's Muhaddith life has been discussed. It is hoped that it will be useful for the lovers of knowledge and hadith.

Keywords: *Khatib Baghdadi, Muhaddith, Religious, Hadith*.

خطیب بغدادیؒ اپنے زمانہ کے محدث شمار ہوتے تھے اور حدیث اور علوم حدیث کی محبت کا یہ عالم تھا کہ انھوں حدیث اور علوم حدیث دونوں میں ہی خوب مہارت حاصل کی اور پھر دونوں پر کئی ایک کتب تصنیف فرمائیں محدثین کے درج بالا اقوال اس بات کی بین دلیل ہیں کہ خطیب بغدادیؒ کو حدیث سے دلی لگاؤ تھا اور اس لیے انھوں نے سیکھنے اور سکھانے دونوں کے لیے بے شمار اسفار کیے اور ان اسفار نے خطیب بغدادیؒ کو تھکا یا نہیں بلکہ جہاں بھی پہنچے وہاں علم کے موتی بکھیرتے چلے گئے حتیٰ کہ حج کے موقع پر بھی آپ نے حصول اور ابلاغ علم دونوں کو یکجا جاری رکھا، اور اگر کسی جگہ ان کے اس عمل کو جاری رکھنے میں تنگی محسوس ہوئی تو وہاں سے رحلت اختیار فرمانے کو ہی اپنے لیے غنیمت سمجھا اور کسی اور خطے کو اپنا مسکن بناء کر وہاں علم حدیث سیکھا اور سکھایا، اور ان کے علم حدیث کا عالم یہ تھا ان کے مایہ ناز استاذ ابو البر قانی ان کے ساتھ تکرار کرتے تھے، ان کے اسی علمی بحرِ بے کراں کی بنیاد پر بعض نے ان کو ثقہ، بعض نے حجہ اور بعض نے اور بھی کئی عظیم القاب سے نوازا۔ ذیل میں محدثین کے چند ایک کو ذکر کیا گیا ہے جو کہ خطیب بغدادیؒ کے محدث ہونے پر دال ہیں:

---

1. Ph.D Scholar، Department of Islamic Studies, The University of Lahore.

2. HOD Department of Islamic Studies, The University of Lahore.

3. Assistant Professor, Department of Islamic Studies, The University of Lahore.

تاج الدین سبکی آپ ؒ کے علمی سفر کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ نے دس سے گیارہ برس کی عمر میں ہی تحصیل علم کا سلسلہ شروع کر دیا تھا اور علم حدیث کے لیے تو کئی ایک اسفار کیے:

"وَكَان لِوالِده اَلخطِيب أَبِي الحسن عَلِي إِلمِام بِالْعِلْم وَكَان يَخطُب بِقرْية درْزيجان إِحْدى قُرى العرَاق فحضَّ وَلدُه أبَا بَكْر على السَّمَاع فِي صِغَره فَسمِع وله إِحْدى عَشرَة سنة وَرحَل إِلى البصْرة وَهُو ابْن عِشْرين سنة وَإِلَى نيْسابور اِبْن ثَلَاث وَعشرِين سنة ثُمَّ إِلى أَصبُهان ثُمَّ رحل فِي الكهولة إِلى الشَّام . سَمِع أبَا عُمَر بْن مَهدِي الفارسِيّ وأبَا الحسن بْن رَزقوِيه وأبَا سَعْد الماليني وأبَا الفتْح بْن أَبِي الفوارِس وهلالا الحفَّار وأبَا اَلحُسين بْن بَشْران وَغيرِهم بِبغْدَاد وأبَا عُمَر الهاشميَّ رَاوِي السُّنن وَجماعَة بِالْبصْرة وأبَا بِكْر الحِيْرى وأبَا حَازِم العبْدوي وغيْرهمَا بنيسابوروأبَا نعيم الحافظ وَغيرِه بأصبهان وأحْمد بْن اَلحُسين الكسَّار وَغيرِه بالْدينور وبالْكوفة والرَّيّ وهمْذَان والْحجاز . وَقدَّم دِمَشق سنة خَمْس وأرْبعين حاجًّا فَسمِع خُلُقا كثيرًا وَتوجَّه إِلى اَلحَج ثُمَّ قدَّمهَا سنة إِحْدى وَخمسِين فَسَكنهَا وأخْذ يُصنِّف فِي كُتُبه وَحدَث بِهَا بِتأْليفه"[4]

"خطیب بغدادی کے والد خطیب ابوالحسن علی تھے وہ علم سے کافی واقفیت رکھنے والے تھے اور وہ عراق کی گلیوں میں کسی ایک میں خطیب بھی تھے تو انھوں نے اپنے بیٹے ابو بکر (خطیب بغدادی) کو بچپن میں سماع کے لیے خاص کر دیا اور اس وقت ان کی عمر گیارہ سال تھی اور جس وقت انھوں نے بصرہ کی جانب رخت سفر باندھا اس وقت ان کی عمر بیس سال تھی اور نیشاپور کی جانب سفر کرتے وقت ان کی عمر تیئیس سال تھی پھر اس کے بعد انھوں نے اصفہان کی جانب سفر کیا اور ادھیڑ عمری میں انھوں نے شام کا سفر کیا۔ انھوں نے ابو عمر بن مہدی الفارسی سے سماع کیا اور ابوالحسن بن زر قویہ سے اور ابو سعد المالینی سے اور ابو الفتح بن ابو الفوارس سے اور ہلالا الحفار سے اور ابو الحسن بن بشران سے اور بغداد میں ان کے علاوہ دیگر سے بھی سماع کیا۔ انھوں نے ابو عمر الہاشمی سے بھی سماع کیا جو کہ سنن کے راوی بھی ہیں اور بصرہ میں علماء کی جماعت سے سماع کیا اور ابو بکر الحیری سے اور ابو حازم العبدوی سے اور ان دونوں کے علاوہ نیشاپور میں اور بھی کئی علماء سے سماع کیا اور اسی طرح ابو نعیم الحافظ سے اور اصفہان میں ان کے علاوہ اور دیگر سے بھی سماع کیا اور احمد بن حسین الکسار اور ان کے علاوہ دیگر سے دینور میں سماع کیا اور کوفہ، رے، ہمدان، حجاز میں سماع کیا۔ اور پھر دمشق آئے پینتالیس سال کی عمر میں حج کی غرض سے وہاں خلق کثیر سے سماع کیا پھر حج کی جانب متوجہ ہوئے پھر اکاون سال کی عمر میں دمشق واپس آئے اور کتب کی تصانیف شروع کی اور پھر اسی ترتیب کے ساتھ بیان کیں۔"

اسی طرح شہاب الدین رومی خطیب بغدادی کا علمی مرتبہ بیان کرتے ہوئے کچھ اس طرح لکھتے ہیں:

> "اَلفقِيه الحافظ أحد اَلأئِمة المشْهورين المصنَّفين المكْثرين ، والْحفاظ المبْرزين ، وَمن ختم بِه دِيوان المحْدثين .
> سَمِع بِبغْدَاد شُيُوخ وَقتِه ، وبالْبصْرة وِبالْدينور وبالْكوفة ، وَرحَل إِلى نيْسابور فِي سنة خَمْس عَشرَة وأَرْبعمائة وَقدَّم دِمَشق سنة خَمْس وأَرْبعين وأرْبعمائة حاجًّا فَسمِع بِهَا"[5]

---

4. السبکي، تاج الدین عبد الوھاب بن تقی الدین، **طبقات الشافعیۃ کبریٰ**، ھجر للطباعۃ والنشر والتوزیع، ۱۴۱۳ھ، ۲۹/۴
Al-Subki, Taj al-Din Abd al-Wahhab bin Taqi al-Din, *Tabqāt Al Shāfi'ia Kubrā*, Hajar for Printing, Publishing and Distribution, 1404AH, 29/4

5۔ الحموي، یاقوت بن عبد اللہ، **معجم الأدباء إرشاد الأريب إلى معرفة الأديب**، بیروت: دار الغرب الإسلامی، ۱۹۹۳ء، ۱/۳۸۴
Al-Hamwi, Shihab al-Din Abu Abdullah Yaqut bin Abdullah, *Mo'jam al-Adaba Irshad al-Areeb Ilā Marifa al-Adeeb*, Beirut: Daar al-Gharb al-Islami, 1993AD, 384/1

''خطیب بغدادی حافظ ہیں اور ایسے مشہور ائمہ میں سے ہیں کہ جن کا شمار کتب کثیرہ کے مصنفین میں ہوتا ہے، اور اعلیٰ درجہ کے حفاظ میں سے ہیں اور ان میں سے کہ جن کے ساتھ محدثین کی پہچان ہوتی ہے، بغداد میں انھوں نے اپنے وقت کے شیوخ سے سنا ،اور بصرہ، دینور، کوفہ ،اور نیشاپور کی جانب سفر فرمایا۴۱۵ھ میں اور دمشق میں ۴۴۰ھ میں حج کی غرض سے آئے، اور اس دوران وہاں بھی شیوخ سے سماع کیا۔''

ابن کثیرؒ "البداية والنهاية" میں یوں لکھتے ہیں:

"وتفقه على أَبِي طَالِب الطَّبَري وَغيرِهِ مِن أَصحَاب الشَّيْخ أَبِي حَامِد الأسْفرايِيني ، وَسمِع الحَدِيث الكَثِير ، وَرحَل إِلَى البصْرَة ونيْسابور وأصبهان وهَمذَان والشَّام والْحجاز-"[6]

''اور فقہ خطیب بغدادی نے ابو طالب طبری سے سیکھی اوران کے علاوہ شیخ ابو حامد الاسفرایینی کے ساتھیوں سے بھی سیکھی،اور بہت زیادہ احادیث کا سماع کیا،اور بصرہ کی جانب محو سفر ہوئے اور نیشاپور کی جانب اور اصفہان کی جانب اور ہمدان کی جانب اور شام اور حجاز کی جانب۔''

علامہ ابن الجوزی "المنتظم" میں خطیب بغدادی پہلی مرتبہ حدیث کے سماع کے متعلق یوں رقمطراز ہیں:

"وَأَوَّل مَا سَمِع اَلحدِيث فِي سنة ثَلَاث وأرْبعمائة وَهُو ابْن إِحْدى عَشرَة سنة وَكَان أَبُوه يَخطُب بِدَرب رَيْحان وَنشأ أَبُو بَكْر بِبغْدَاد ، وَقرأ القُرآن والْقراءات ، وتفقُّه على أَبِي الطَّيِّب الطَّبَري ، وأَكْثر مِن السَّمَاع مِن البغْداديِّين ، وَرحَل إِلَى البصْرَة ، ثُمَّ إِلَى نيْسابور ، ثُمَّ إِلَى أَصبُهان ، وَدخَل فِي طَرِيقِه هَمذَان والجْبال ، ثُمَّ عاد إِلَى بَغْداد ، وَخرَج إِلَى الشَّام ، وَسمِع بِدمشْق وَصوَر ، وَوصَل إِلَى مَكَّة ، وقد حجٍّ فِي تِلْك اَلسنَة أَبُو عَبْد اَللَّه مُحَمَّد بْن سَلَامَة [القضاعي] فَسمِع مِنْه ، وَقرأ « صحيح البخاري » على كَرِيمَة بِنْتِ أَحمَد المرْوزِيَّة فِي خَمسَة أَيَّام ، وَرجَع إِلَى بَغْداد-"[7]

''پہلی بار خطیب بغدادی نے حدیث کا سماع 403ھ میں کیا اس وقت ان کی عمر 11 سال تھی اور اس وقت ان کے والد ''دربِ ریحان'' نامی جگہ میں خطیب تھے،اور ابو بکر بغداد میں پیدا ہوئے،اور انھوں نے قرآن بھی پڑھا اور قراءات بھی پڑھیں،اور ابو طیب طبری سے فقہ بھی سیکھی،اور زیادہ سماع انھوں بغدادی شیوخ سے کیا،اور پھر انھوں نے بصرہ کا سفر کیا، پھر نیشاپور کی طرف،اور اصفہان کی طرف،اور ہمدان اور جبال کے راستے میں داخل ہوئے، پھر بغداد واپس آئے، پھر شام کا رخ کیا،اور دمشق اور صور میں بھی سماع کیا،اور مکہ پہنچے اور پھر اسی سال حج کیا پھر ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ (القضاعی) سے سماع کیا، اور صحیح بخاری کریمہ بنت احمد المروزیۃ سے پانچ سال میں پڑھی۔''

ان تمام عبارات کی روشنی سے یہ بات تو واضح ہوتی ہے کہ حافظ خطیب بغدادی نے چھوٹی عمر میں ہی حدیث کی سماعت شروع کر دی اور جوانی کی عمر میں خطیب بغدادی کمال کے محدث قرار پائے جس کی تائید درج ذیل اقوال سے ہوتی ہے۔

---

[6]۔ابن کثیر،اسماعیل بن عمر،**البداية والنهاية**،بیروت: دار الفکر،۱۹۸۶ء،۱۰۱/۱۲

Ibn e Kathir, Ismail bin Umer, *Al-Bidāyah wa al-āahāyah*, Beirut: Daar al-Fikr, 1986AD, 101/12

[7]۔الجوزي، عبد الرحمن بن علی بن محمد، **المنتظم في تاريخ الأمم والملوك**، بیروت: دار الکتب العلمیۃ، ۱۹۹۲ء، ۱۲۹/۱۶

Al-Jouzi, Abdul Rahman bin Ali bin Muhammad, *Al-Muntazim fī Tarīkh al-Umam wa al-Mulook*, Beirut: Daar al-Kutub al-Ilmiyah, 1992AD, 129/16

"البغْداديّ الفقِيه الحافظ أحد الأئِمة المشْهورين والْمصنَّفين المكْثرين والْحفاظ المبْرزين وَمن ختم بِه دِيوان المحْدثين-"[8]

''خطیب بغدادی فقیہ، حافظ ہیں اور ان مشہور مکثرین مصنفین میں سے ایک ہیں کہ اور ان اعلیٰ حفاظ میں سے جن پر محدثین کے مجموعے کا اختتام ہوتا ہے۔''

ابو سعید سمعانی فرماتے ہیں:

"كان الخطِيب مهيبًا وقورًا ثِقة مُتحبِّبًا حُجَّة حُسْن الخَط كثير الضَّبْط فصيحًا ختم بِه الحفَاظ-"[9]

''خطیب بغدادی بارعب اور باوقار ثقہ شخصیت ہیں چاہت رکھنے والے اور حجہ ہیں اور ان کا خط بھی اچھا تھا اور بہت زیادہ ضبط والے اور فصیح اللسان تھے اور وہ خاتم حفاظ تھے۔''

مزید فرماتے ہیں:

"كَانَت لَه مَعرِفة بِالْحديث جَمْع الأبْواب وَصنَّف التَّصانيف واسْتخْرج على الصحيْحين- [10]

''وہ حدیث کی خوب مہارت رکھنے والے تھے انھوں نے ابواب کو جمع فرمایا اور تصانیف کیں اور صحیحین پر مستخرج لکھی۔''

حافظ ذہبی علامہ سمعانی کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"صَاحِبُ التَّصَانِيْفِ، وَخَاتِمَةُ الحُفَّاظ." [11]

''وہ صاحبِ تصانیف اور ختام حفاظ تھے۔''

حافظ خطیب بغدادی کا شمار کبار محدثین میں ہوتا ہے جیسا کہ درج بالا اقوال سے اس بات کی مکمل وضاحت ہوتی ہے اور حافظ صاحب سے حدیث بیان کرنے والوں کی کثرت بھی اس امر پر شاہد ہے اور اس سے بھی قوی دلیل یہ کہ خطیب بغدادی کے بعض شیوخ نے بھی خطیب بغدادی سے حدیث بیان فرمائی ہے۔ جیسا کہ علامہ ذہبی فرماتے ہیں:

"حدث عنه: أبو بكر البرقاني؛ وهو من شيوخه-"[12]

''خطیب بغدادی سے ابو بکر البرقانی نے روایت کیا ہے حالانکہ وہ ان کے شیوخ میں سے تھے۔''

اور اسی طرح علامہ ذہبی ''ابن عساکر'' کا قول ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

---

[8]۔ ابن عساکر، **تاریخ دمشق**، ۳۱/۵

Ibn e Asakir, *Tarīkh Dimashq*, 222/3

[9]۔ الذهبي، محمد بن أحمد بن عثمان، **تذكرة الحفاظ**، بيروت: دار الكتب العلمية، الطبعة الأولى، ١٤١٩ھ۔١٩٩٨م، ٢٢٢/٣

Al-Zahbi, Muhammad bin Ahmad, *Tazkarah al-Huffāz*, Beirut: Daar al-Kutub al-Ilmiyah, 1st ed. 1419AH, 222/3

[10]۔ ایضاً۔ Ibid.

[11]۔ الذهبي، محمد بن أحمد بن عثمان، **سير أعلام النبلاء**، بيروت: مؤسسة الرسالة، الطبعة الثالثة، ١٤٠٥ھ، ٢٧٠/١٨

Al-Zahbi, Muhammad bin Ahmad bin Usman, *Siyar Alām an-Nublā*, Beirut: Muassasah al-Risalah, 3rd ed. 1405AH, 270/18

[12]۔ ایضا، ۲۷۳/۱۸ Ibid, 273/18

سمعت الحسين بن محمد يحكي، عن ابن خيرون أو غيره، أن الخطيب ذكر أنه لما حج شرب من ماء زمزم ثلاث شربات، وسأل الله ثلاث حاجات، أن يحدث بـ (تاريخ بغداد) بها، وأن يملي الحديث بجامع المنصور، وأن يدفن عند بشر الحافي." 13

''میں نے حسین بن محمد کو بیان کرتے ہوئے سنا، وہ ابن خیرون سے یا ان کے علاوہ کسی اور سے بیان کرتے ہیں، یقیناً خطیب نے ذکر فرمایا کہ جب انھوں نے حج کیا اور زمزم کا پانی تین گھونٹ پیا، تو انھوں نے اللہ تعالیٰ سے تین حاجات کا سوال کیا، یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کو بغداد میں حدیث بیان کرنے کا موقع دے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ جامع منصور میں حدیث پڑھانے کا موقع دے اور انھیں (خطیب بغدادی) بشر الحافی کے پاس دفن کیا جائے۔''

ابن عساکر کے قول سے اس امر کی وضاحت اس پہلو سے ہوتی ہے کہ حافظ خطیب بغدادی نے حدیث بیان کرنے کی دعا فرمائی اور اس دعا کا نتیجہ یہ نکلا کہ نا صرف جامع منصور میں بلکہ خطیب بغدادی دیگر جامعات میں بھی حدیث رسول ﷺ کی تدریس فرمائی۔ اور سب سے بڑھ کر کہ آپ کو حرمین میں بھی حدیث کی تدریس کا موقعہ ملا ہے جو کہ آپ کے لیے شرف و عظمت کا باعث ہے جیسا کہ علامہ ذہبی غیث بن علی کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

حدثنا أبو الفرج الإسفراييني قال: "كان الخطيب معنا في الحج، فكان يختم كل يوم ختمة قراءة ترتيل، ثم يجتمع الناس عليه وهو راكب يقولون: حدثنا فيحدثهم." 14

''ہمیں بیان ابوالفرج الاسفرایینی فرماتے ہیں انھوں نے فرمایا: خطیب بغدادی ہمارے ساتھ حج میں تھے، وہ ہر روز قرآن مجید ترتیل کے ساتھ ختم کرتے تھے، پھر لوگ ان کے آس پاس جمع ہونے کے بعد آپ کو کہتے کہ ہمیں حدیث بیان کریں تو خطیب بغدادی ان کو احادیث بیان کرتے۔''

علامہ ذہبی مزید لکھتے ہیں

"وقد كان رئيس الرؤساء تقدم إلى الخطباء والوعاظ أن لا يرووا حديثا حتى يعرضوه عليه، فما صححه أوردوه، وما رده لم يذكروه ." 15

''اور جو اس وقت وزیر اعظم تھے خطباء اور وعاظ کو یہ فرماتے تھے کہ وہ (خطباء) کوئی حدیث بیان نہ کریں حتیٰ کہ اس کو خطیب بغدادی پر پیش کریں۔''

خطیب بغدادی اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں:

"كُنْت أُذَاكِر أبَا بَكْر البرقاني بِالْأحاديث ، فيكْتبهَا عَنِّي ، ويضْمنهَا جُموعه ، وَحدَث عَنِّي وَأنَا أَسمَع وَفِي غَيبَتِي ، وَلقَد حَدثَنِي عِيسى بْن أَحمَد الهمذاني ، أخْبرَنَا أَبُو بَكْر الخوارزْمي سنة عِشْرين وأرْبع مِائَة ، حدَّثنَا أَحمَد بْن عَلي بْن ثَابِت ، حدَّثنَا مُحمَّد بْن مُوسَى الصَّيْرفِي ، حدَّثنَا الأصمُّ.. فَذكَر حديثًا."16

13۔ الذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲۷۹/۱۸ — Dhahbi, *Siyar A'lām an Nublā*, 279/18

14۔ ایضاً۔ — ibid

15۔ ایضاً، ۲۸۰/۱۸ — ibid, 280/18

16۔ ایضاً، ۲۷۵/۱۸ — ibid, 275/18

''ابو بکر البر قانی سے احادیث کا مذاکرہ کیا کرتا تھا۔ وہ مجھ سے حدیث لکھتے تھے اور اس کو مجموعے کے ساتھ ملاتے تھے اور مجھ سے حدیث بیان کرتے تھے اور میں سنتا اور میں اس وقت سامنے موجود نہ ہوتا۔اور مجھے عیسیٰ بن احمد ہمدانی نے بیان کیا کہ مجھے ابو بکر الخوارزمی نے 420ھ میں بیان فرمایا، ہمیں احمد بن علی بن ثابت نے بیان فرمایا، ہمیں محمد بن موسیٰ صیرفی نے بیان فرمایا، اور انھوں نے کہا کہ ہمیں الأصم نے بیان کیا پھر مکمل حدیث ذکر کی۔''

ابن ماکولا فرماتے ہیں:

"كان أَبُو بَكْر آخر الأعْيان ، مِمَّن شاهدْناه مَعرِفة ، وحفْظًا ، وإتْقانًا ، وضبْطًا لِحديث رَسُول اللَّهﷺ وتفنُّنًا فِي عِلَله وأسانيده ، وعلْمًا بِصحيحهوغريبه ، وفرْده وَمنكرِة ومطْروحة ، ولم يَكُن لِلبغْداديّين بَعْد أَبِي الحسن الدَّارقطْني مَثْله."[17]

''ابو بکر (خطیب بغدادی) وہ آخری شخصیت ہیں کہ جن کا ہم نے عینی طور پر مشاہدہ کیا ہے، حدیث کی معرفت کے اعتبار سے، حفظ کے اعتبار سے اور پختگی کے اعتبار سے اور حدیث رسول ﷺ کے ضبط کے اعتبار سے اور اس کی علتوں اور اس کی اسناد میں مہارت کے اعتبار سے، اور اس کے صحیح اور غریب ہونے کا علم، اور اس کے مفرد منکر اور چھوڑنے کا علم، اور بغدادیوں کے لیے ان کے بعد ابو الحسن دار قطنی جیسا اور کوئی نہیں تھا۔''

الفقیہ ابو اسحاق شیرازی فرماتے ہیں:

"أَبُو بَكْر اَلخطِيب يُشْبِه بِالدَّارقطْنيّ ونظرائه فِي مَعرِفة اَلحدِيث وَحفظِه-"[18]

''ابو بکر خطیب، اپنی نظائر میں اور معرفت حدیث اور حفظ حدیث میں دار قطنی کے مشابہ تھے۔''

علامہ سبکی رقمطراز ہیں:

"الْحَافِظ الْكَبِير أحد أَعْلَام الْحفاظ ومهرة الحَدِيث وَصَاحب التصانيف المنتشرة طبقات[19]

''بہت بڑے حافظ تھے اور حفاظ علماء میں سے ایک تھے اور حدیث کے ماہر تھے اور وہ ہر سو پھیلنے والی کتب کے مصنف تھے۔''

ابن خلکان لکھتے ہیں:

"وفضْله أَشهُر مِن أن يُوصَف وَأخَذ الفقْه عن أَبِي الحسن المحاملي والْقاضي أَبِي الطَّيِّب الطَّبَري وغيْرهما ، وَكَان فقيهًا فَغلَب عليْه اَلحدِيث والتَّاريخ."[20]

"اور ان کا فضل بیان سے زیادہ ہے اور انھوں نے فقہ ابو الحسن محاملی سے سیکھی اور قاضی ابو الطیب طبری سے اور ان کے علاوہ اور دیگر سے بھی، خطیب بغدادی فقیہ تھے لیکن ان پر حدیث اور تاریخ غالب آ گئی۔"

---

[17]۔الذھبی، سیر أعلام النبلاء، ۱۸/۲۷۵

Dhahbi, *Siyar A'lām an Nublā*, 275/18

[18]۔ایضاً۔

ibid

[19]۔سبکی، طبقات الشافعیۃ الکبری: ۴/۲۹

Subki, *Tabqāt al-Shāfiah al-Kubrā*, 4/29/4

[20]۔ابن خلکان، احمد بن محمد بن ابراھیم، **وفیات الأعیان وأنباء أبناء الزمان**، بیروت: دار صادر، ۱/۹۲

Ibn e Khallikan, Ahmad bin Muhammad, *Waffyāt al-Ā'yān wa Anbau Abnā al-Zamān*, Beirut: Daar e Sadir, 92/1

خطیب بغدادی نے حدیث پر کئی ایک کتب تصنیف فرمائیں اور وہ کتب ایک خاص مضمون پر مشتمل ہیں جن میں ایک درج ذیل ہیں۔

صلاة التسبیح والإختلاف فیھا:

خطیب بغدادی نے اپنی اس کتاب میں صلاۃ التسبیح کے متعلق جتنی بھی روایات موجود ہیں اور جتنے بھی صحابہ اکرام سے مروی ہیں وہ سب کی سب ذکر کی ہیں۔اور ان کے اس طریقے سے جو بات معلوم ہوتی ہے وہ یہی ہے کہ اس مسئلہ میں کل روایات کتنی ہیں اور صحت کے لحاظ سے ان کا درجہ کیا ہے۔اور تمام روایات کے الفاظ مختلف ہیں اور یہ بات یقینی ہے جب تک کسی مسئلہ پر تمام روایات اکھٹی نہ کرلی جائیں اس وقت تک اس مسئلہ کی تہہ تک پہنچنا بہت مشکل ہو جاتا ہے درج ذیل مثالوں سے یہ بات مزید واضح ہو گی کہ خطیب بغدای نے اس مسئلہ میں کس قدر تحقیق وتدقیق سے کام لیا ہے۔

علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے:

"تَلَقاه رَسُول اَللّه ﷺفقبل بيْن عيْنيْه ، فلمَّا جلسا ، قال له رَسُول اَللّه صَلَّى اَللّه عليْه وَسلَّم : إِلَّا أُعطِيك ؟ أَلَّا أَمنَحك ؟ أَلَّا أحبُوك ؟ قال : بلى يَا رَسُول اَللّه ! قال : تُصلِّي أَربَع رَكَعات : تَقرَأ فِي كُلِّ رَكعَة : الحمْد ، وَسُورَة ، ثُمَّ تَقُول : (سُبْحان اَللّه ، والْحمْد لِلَّه ، ولَا إِله إِلَّا اَللّه ، واللَّه أَكبَر) خَمْس عَشرَة مَرَّة ، ثُمَّ ترْكع ، فتقُول عشْرًا ، ثُمَّ تَرفَع رَأسَك ، فتقُول عشْرًا ، ثُمَّ تَسجُد ، فتقُول عشْرًا ، ثُمَّ تَرفَع رَأسَك ، فتقُول عشْرًا ، ثُمَّ تَسجُد ، فتقُول عشْرًا ، ثُمَّ تَرفَع ، فتقُول عشْرًا ، فذلِك خَمْس وسبْعون مَرَّة ، فِي كُلِّ رَكعَة . فَإِن اِسْتطعْت أن تُصلِّيهَا فِي كُلِّ يَوْم ، فافْعل ، فَإِن لَم تَستَطِع فِي كُلِّ يَوْم ، فَفِي كُلِّ جُمعَة ، فَإِن لَم تَستَطِع فِي كُلِّ جُمعَة ، فَفِي كُلِّ شَهْر ، فَإِن لَم تَستَطِع ، فَفِي كُلِّ سنة ، فَإِن لَم تَستَطِع فِي كُلِّ سنة ، فَفِي عُمْرِك مَرَّة ، فَإِذَا فعلْت ذلِك ، غفر اَللّه ذَنبَك : كَبِيرَة وَصَغِيرَة ، خَطأَه وَعُمدَه ، قديمه وحديثه۔" [21]

"رسول اللہ ﷺ ان کو ملے اور ان کی آنکھوں کے درمیان انھیں بوسہ دیا، تو جب وہ دونوں بیٹھ گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمھیں کوئی چیز نہ دوں؟ کیا میں تمھیں تحفہ نہ دوں؟ کیا میں تم سے محبت نہ کروں؟ تو انھوں نے فرمایا اے اللہ کے رسول ﷺ کیوں نہیں! تو آپ ﷺ نے فرمایا تم چار رکعتیں نماز پڑھو: اور ان میں سے ہر ایک رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور کوئی ایک سورۃ پڑھو پھر تم یہ کلمات پندرہ مرتبہ پڑھو:(سبحان الله ، والحمد لله، و لاإله إلاالله ، والله أكبر) پھر تم رکوع کرو، اور یہی کلمات دس مرتبہ پڑھو، پھر اپنا سر اٹھاؤ، تو پھر یہی کلمات دس مرتبہ پڑھو، پھر سجدہ کرو، اور پھر سجدے میں بھی دس مرتبہ یہی کلمات پڑھو، پھر سجدے سے سر اٹھاؤ اور پھر دس مرتبہ یہ کلمات پڑھو، اور پھر سجدہ کرو اور پھر یہ کلمات دس مرتبہ پڑھو، پھر اپنا سر اٹھاؤ، اور دس مرتبہ یہی کلمات پڑھو، تو ہر ایک رکعت میں یہ تسبیحات 75 مرتبہ ہو جائیں گے۔تو اگر تم طاقت رکھتے ہو کہ اسے ہر دن پڑھو، تو تم ایسا کرو، اگر تم روزانہ نہیں پڑھ سکتے تو ہر جمعہ کے دن، تو اگر تم ہر جمعہ کو بھی نہیں پڑھ سکتے تو ایک مہینے میں تو اگر تم ایک مہینہ میں بھی نہیں پڑھ سکتے تو ایک سال میں ایک مرتبہ پڑھو اور اگر ایک سال میں بھی نہیں پڑھ سکتے تو اپنی زندگی میں ایک مرتبہ پڑھو، جب تم یہ عمل کروگے تو اللہ تعالیٰ تمہارے تمام چھوٹے بڑے، جانے ان جانے، نئے پرانے، تمام گناہ معاف فرمادیں گے۔"

اور اسی طرح سیدنا عمرو بن عاصؓ سے روایت نقل کرتے ہیں جس کے الفاظ بنسبت علیؓ کی روایات کے مختلف ہیں جو کہ درج ذیل ہے۔

21۔ خطیب البغدادي، أحمد بن علي، ذکر صلاۃ التسبیح والأحادیث التي رویت عن النبي ﷺ فیھا واختلاف ألفاظ الناقلین لھا، الدار الأثریہ، الأولی، ص ٤٦۔

Khateeb Al-Baghdadi, Ahmad bin Ali, *Zikr Salāt al-Tasbīh wal-Ahādīs alla'tī Rowiyat an al-Nabī wa Ikhtilāf al Alfāz al-Nāqileen lahā*, Al-Daar al-Asariyah, 1st ed. p.46

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے:

"أَنَّه أَوصَى بِأَرْبع رَكَعات وَرغب فِيهنَّ، قال: لِتكْبر ، ثُمَّ لِتقْرأ بِفاتِحة الكتَاب ومَا تَيسَّر مِن القُرآن، وتقُول: (سُبْحان اَللَّه والحْمْد لِلَّه و لَا إِله إِلَّا اَللَّه واللَّه أَكبَر) خَمْس عَشرَة مَرَّة مِن قَبْل أن تَركَع ، وعشْرًا إِذَا رَكَعت، وعشْرًا إِذَا رَفعَت رَأْسَك ، وعشْرًا إِذَا سَجدَت ، وعشْرًا إِذَا رَفعت رَأسَك-"[22]

"انھوں نے چار رکعات کی وصیت فرمائی اور وہ ان چار رکعات میں کافی دلچسپی رکھنے والے تھے، انھوں نے فرمایا: البتہ تو تکبیر کہہ ، پھر تم سورۃ الفاتحہ پڑھو اور اس کے ساتھ قرآن میں مجید میں سے جو آسان لگے وہ پڑھو ، اور پھر تم یہ کلمات کہو: (سبحان الله ،والحمدلله ، ولاإله إلاالله ، والله أكبر) پندرہ مرتبہ رکوع کرنے سے پہلے ،اور دس مرتبہ رکوع کے اندر، اور دس مرتبہ رکوع سے اٹھنے کے بعد، اور دس مرتبہ سجدے کے وقت اور دس مرتبہ سجدے سے اٹھنے کے بعد۔"

اب اگر ان دونوں روایات کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ خطیب بغدادی نے مکمل جد و جہد کے ساتھ ان تمام روایات کو ایک جگہ اکٹھا کر کے اس مسئلہ کو سمجھنا آسان بنادیا ہے اور یہی نہیں بلکہ پوری کتاب میں تمام روایات کو ذکر فرمایا، لیکن یہاں فقط دو مثالوں پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

حديث ابن عمر رضى الله عنه فى ترائي الهلال:

حافظ خطیب بغدادی کی یہ کتاب ایک مختصر کتاب ہے لیکن اپنے موضوع میں انتہائی مفید کتاب ہے اس کتاب میں خطیب بغدادی □ نے رؤیت ہلال کے متعلق تمام احادیث کو اکٹھا کر دیا ہے یہ کتاب رمضان المبارک کے چاند اور عید الفطر کے چاند دیکھنے کے مسئلہ کے متعلق زیادہ مفید ہے کیوں کہ خطیب بغدادی نے اکثر وہی روایات ذکر فرمائی ہیں جس کی مثالیں درج ذیل ہیں۔

جیسا کہ نام سے واضح ہے کہ اس کتاب میں خطیب بغدادی نے تمام روایات سید نا عبداللہ بن عمرؓ سے بیان فرمائی ہیں ان کا ایک ہی راوی کی تمام روایات جو کہ ایک ہی مسئلہ پر مشتمل ہیں ان کو ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ان روایات کے الفاظ کو ایک جگہ ضم کر دینا تاکہ قاری کو ان کی تمام روایات کے الفاظ معلوم ہوں جس کی مثالیں درج ذیل ہیں۔ مجھے سالم بن عبداللہؓ نے فرمایا کہ عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

" إِذَا رأَيْتموه فصوموا وَإِذَا رأَيْتموه فأفْطروا فَإِن غم علَيْكم فاقدروا لَه."[23]

"جب تم چاند کو دیکھو تو تم روزہ رکھو اور جب تم چاند کو دیکھو تو روزہ افطار کرو تو اگر موسم ابر آلود ہو تو تم اس کا اندازہ لگالو۔"

اسی طرح ایک اور مثال درج ذیل ہے، نافع سے روایت ہے وہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" إِنَّما الشَّهْر تِسْع وعشْرون فلَا تصوموا حَتَّى تروْه ولَا تُفْطروا حَتَّى تروْه فَإِن أُغْمِي علَيْكم فاقدروا لَه، فكَان اِبْن عُمَر إِذَا مضى مِن شَعْبان تِسْع وعشْرون يَبعَث من يَنظُر فَإِن رَأْي فَذَاك وَإِن لَم ير ولَم يَحُل دُون مَنظَرِه سَحَاب أو قَتَر أَصبَح مُفْطِرا، فَإِن حال دُون مَنظَرِه سَحَاب أو قَتَر أَصبَح صائِمًا، وَكَان لَا يُفْطِر إِلَّا مع النَّاس. لَفْظ مُسدَّد وَهُو أَتمَّ أَخرَجه مُسْلِم عن أَبِي خَيثمَة-"[24]

22۔ خطیب البغدادی، ذکر صلاۃ التسبیح والأحادیث التی رویت عن النبی ﷺ فیھا واختلاف ألفاظ الناقلین لھا، ص ۸۰۔

Khateeb Al-Baghdadi, *Zikr Salāt al-Tasbīh wal-Ahādīs alla'tī Rowiyat an al-Nabī wa Ikhtilāf al Alfāz al-Nāqileen lahā*,. p.80

23۔ خطیب البغدادی، احمد بن علي، جزء فيه طرق حديث ابن عمر في ترائي الهلال، دار الضياء، طبعة الأولى، ۱۹۹۸ء، ص: ۱۵

Al-Baghdadi, Ahmad bin Ali, *Juzz fihi Turuq Hadith e Ibn e Umer fi Tara'ee al-Hilal,* Daar al-Zia, 1st ed., 1998AD, 15.

24۔ ایضاً، ص: ۲۴

Ibid, p. 24

”یقیناً مہینہ 29 دن کا ہوتا ہے جب تک تم چاند کو نہ دیکھو تو روزہ نہ رکھو اور جب تم چاند کو نہ دیکھو تو تم افطار بھی نہ کرو، اور اگر موسم ابر آلود ہو تو تم اس کا اندازہ لگالو) تو عبداللہ بن عمرؓ جب شعبان کے انیتس دن گزر جاتے تو چاند دیکھنے والے کو بھیجتے اگر دیکھ لیا جائے تو آپ اس کو کافی سمجھ لیتے لیکن اگر وہ دیکھ پاتا اور چاند کے اور ان کے دیکھنے کے درمیان بادل بھی موجود نہ ہوتے تو روزہ نہ رکھتے اور اگر ان کے دیکھنے اور چاند کے درمیان بادل یا کوئی آلودگی وغیرہ حائل ہو جاتی تو وہ روزہ رکھ لیتے، اور وہ روزہ لوگوں کے ساتھ ہی چھوڑتے تھے اور مسدد کے الفاظ ہیں کہ وہ زیادہ کامل طریقے سے روزہ پورا کرنے والے تھے، اس روایت کو امام مسلم نے ابو خیثمہ سے روایت کیا ہے۔“

خطیب بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ان تمام روایات کو ایک جگہ ذکر کرنے کا یہ مقصد بھی معلوم ہوتا ہے کہ قاری کو اس بات کی تحقیق کرنے میں آسانی ہو کہ کون سی روایت درست ہے اور کون سی نہیں۔

ذکر الجهر بالبسملة مختصراً:

یہ کتاب بھی خطیب بغدادی کی عمدہ تصانیف میں ایک ہے۔ اس کتاب کے نام ہی سے اس بات کی وضاحت ہو رہی ہے کہ یہ ایک مختصر کتاب ہے جو کہ بسملہ کے بارہ میں ہے۔ خطیب بغدادی نے اس کتاب میں بسملہ کے احکام کے متعلق جن روایات کو ذکر کیا ہے ان سے مختلف مسائل واضح ہوتے ہیں ان میں مسئلہ تو یہی ہے کہ آیا نماز میں بسملہ سراً پڑھی جائے یا جہراً۔ جیسا کہ خطیب بغدادی اس کے متعلق درج ذیل احادیث کو لائے ہیں:

"عن أَبِي هُرَيْرَةَ قال: كان النبي ﷺ يجهر بقراءة (بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ)" [25]

"(نبی کریم ﷺ (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) کی قرأة بلند آواز کے ساتھ کرتے تھے۔“

دوسرے طریق سے مروی روایت کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں، سیدنا ابو ہریرہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں:

" أن النبي ﷺ كان إذا أم الناس جهر ببسم الله الرحمن الرحيم"[26]

”یقیناً نبی اکرم ﷺ جب لوگوں کو امامت کرواتے تو "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" اونچی آواز کے ساتھ پڑھتے تھے۔“

خطیب بغدادی نے یہاں تک ہی بس نہیں کیا کہ احادیث کو بیان کر دیں بلکہ اکثر جگہ ان پر خود بھی حکم لگایا ہے اور جہاں تک ممکن ہے دوسرے محدثین کے لگائے ہوئے حکم کو نقل بھی کیا ہے جو کہ درج ذیل مثال سے واضح ہے۔ جہم بن عثمان اور عبداللہ بن میمون قدّاح بیان فرماتے ہیں، اور ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے، وہ جعفر بن محمد سے روایت کرتے ہیں، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ جابرؓ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"كيف تستفتح الصلاة؟ قلت: أقول: الحمد لله رب العالمين. فقال: قل: (بسم الله الرحمن الرحيم)". هذا حديث ضعيف لا يحتج به." [27]

"تم نماز کیسے شروع کرتے ہو تو جابرؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کہ 'الحمد للہ رب العلمین ' کے ساتھ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم "پڑھا کر۔ یہ حدیث ضعیف جداً ہے اس کو دلیل نہیں بنایا جا سکتا۔"

25۔ خطیب البغدادي، أحمد بن علي، **ذكر الجهر بالبسملة مختصرا**، مخطوط نُشر في برنامج جوامع الكلم المجاني التابع لموقع الشبكة الإسلامية، الأولى، ٢٠٠٤ء، ص ٦

Khateeb Al-Baghdadi, Ahmad bin Ali, *Zikr al-Jahr Bilbismillah Mukhtasaran*, Manuscript published in the free Jami' al-Kalam program of the Islamic Network website, 1st Edition: 2004AD, p.6

26۔ ایضاً، ص ۷ — Ibid, p.7

27۔ ایضاً، ص ۱۶ — Ibid, p.16

اس طرح کی اور بھی کئی ایک مثالیں موجود ہیں جو کہ خطیب بغدادی نے اس موضوع کے متعلق ذکر فرمائی ہیں۔

حديث الستة من التابعين وذكر طرقه واختلاف وجوهه:

اس کتاب میں خطیب بغدادی نے ان روایات کو ذکر فرمایا ہے کہ جن کو روایت کرنے والے تمام کے تمام رواۃ تابعی ہیں اور وہ چھ سے زیادہ نہیں ہیں اور اس کے ساتھ طرق کے اختلاف کو ذکر فرمایا ہے۔ جس کی چند ایک مثالیں درج ذیل ہیں:

ابوایوب انصاری سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"من قرأ قل هو الله أحد فكأنما قرأ ثلث القرآن-"[28]

"جس نے ایک مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھی اس نے گویا قرآن کا تیسرا حصہ پڑھا۔"

ابوایوب سے روایت ہے، وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

"قل هو الله أحد ثلث القرآن وأما حديث سعيد بن مسروق عن منذر الثوري الذي أسقط من إسناده من بين الربيع بن خثيم وبين أبي أيوب ووقفه-"[29]

"سورۃ الاخلاص ثلث القرآن ہے، اور جو حدیث مسروق، منذر، ثوری یہ منذر وہ ہیں جو ربیع بن خیثم اور ابوایوب کے درمیان سے ساقط ہیں، اور انھوں نے اسے موقوف بیان کیا ہے۔"

ابو مسعود انصاری سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں:

"من قرأ قُل يَا أَيُّهَا الْكافرون فِي لَيلَة فقد أَكثَر وأطْيب-"[30]

"جس نے سورۃ الکافرون رات میں پڑھی وہ زیادہ کرنے والا اور پاکیزہ ہے۔"

خلاصہ بحث:

خطیب بغدادی کی علم حدیث میں خدمات ان کی گہری علمی بصیرت اور تحقیق و تدریس کی اعلیٰ صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ ان کی تصانیف آج بھی علم حدیث کے طالب علموں اور محققین کے لئے ایک قیمتی اثاثہ ہیں۔ ان کی کاوشوں نے علم حدیث کو مضبوط بنیادیں فراہم کیں اور ان کے کاموں کی بدولت علم حدیث کی تدوین و ترقی میں نمایاں پیشرفت ہوئی۔

28۔ خطیب البغدادی، احمد بن علی، حدیث الستۃ من التابعین وذکر طرقہ واختلاف وجوھہ، دار فواز۔الاحساء، الاولی، ۱۴۱۲ھ: ص: ۴۰۔
Khateeb Al-Baghdadi, Ahmad bin Ali, *Hadith al-Sitta min al-Tābi'een wa zikr Turuqihi wa ikhtilaf wujūhihī*. Daar Fawaz al-Ihsaa, 1st ed 1412AH, 40.

29۔ ایضا، ص ۴۵ — Ibid, p.45

30۔ ایضا، ص ۵۳ — Ibid, p.53